مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج ۱۱ بجے حضور ڈلہوزی تشریف لے گئے صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب حضور کے ساتھ گئے ہیں۔
سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تاحال پیچش کی شکایت ہے احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
کل صبح مجاہدین تحریک جدید نے دارالمجاہدین میں چوہدری احسان الٰہی صاحب جنجوعہ کے اعزاز میں دعوت چائے دی اور ایڈریس پیش کیا۔ جس کا چوہدری صاحب نے جواب دیا۔ آخر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تبلیغ اسلام کی اہمیت پر تقریر فرمائی ــــ شام کی گاڑی سے چوہدری احسان الٰہی صاحب مغربی افریقہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ سٹیشن پر بہت سے احباب الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے نے مجمع سمیت دعا فرمائی۔ احباب اپنے

جلد ۳۲ | ۱۸ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ | ۱۸ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۴۱

روزنامہ الفضل قادیان ــــ ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بہائیوں میں تبلیغ احمدیت کے متعلق رویا

فرمودہ ۳ جون ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

رویا

فرمایا۔ میں نے آج رویا میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ آپ کا بہت مضبوط جسم ہے اور قد بھی بہت لمبا ہے۔ یوں تو پہلے بھی آپ کا قد لمبا تھا۔ مگر رویا میں میں نے اس سے بھی زیادہ لمبا قد آپ کا دیکھا اور جسم بھی بالکل سیدھا نظر آیا۔ بیماری میں آپ کچھ خمیدہ ہو گئے تھے۔ مگر خواب میں میں نے آپ کا جسم بالکل سیدھا دیکھا۔ ایک صدری سی آپ نے پہنی ہوئی ہے۔ اور لباس بھی بالکل صاف ستھرا ہے۔ گو ویسا ہی سادہ ہے جیسا سادہ لباس آپ پہنا کرتے تھے۔ سر پر پگڑی ہے۔ مگر وہ بھی عادت کے خلاف اچھی طرح باندھی ہوئی ہے گھسیٹی ہوئی نہیں آپ ایک جگہ کھڑے ہیں اور میرے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ رویا میں مجھے بھی اپنا قد لمبا نظر آتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو اپنی زندگی میں کتابوں کا بہت شوق تھا۔ اور رویا میں مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا آپ اگلے جہان میں بھی نئی نئی کتابیں پڑھنے کا شوق رکھتے ہیں۔ آپ مجھ سے دورانِ گفتگو میں اُن کتابوں کا ذکر کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ فلاں فلاں نئے مضامین میرے علم میں آئے ہیں۔ چنانچہ آپ ایک تو سید ولی اللہ شاہ صاحب کی بیوی کا نام لیتے ہیں۔ ان کا نام ستارہ حکمت ہے مگر آپ صرف ستارہ نام لیتے ہیں اور اُسے کوئی عورت نہیں بلکہ مرد سمجھتے ہیں اور فرماتے ہیں ستارہ نام ایک شخص ہے۔ جس کے آج کل کچھ مضامین نکل رہے ہیں۔ اور ان مضامین میں برو برو کا حوالہ آتا ہے میں رویا میں آپ کی اس بات کی تصدیق کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ بوجہ اس کے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگریزی نہیں جانتے۔ آپ سے نام لینے میں کچھ غلطی ہو گئی ہے۔ اصل میں یہ برو برو نہیں بلکہ براؤن ہے۔ میں اس وقت رؤیا میں یہ خیال نہیں کرتا کہ شاید ایسے مضامین نکل رہے ہوں۔ بلکہ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ اس قسم کے مضامین لکھے جا رہے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ مضامین سید ولی اللہ شاہ صاحب کے ہیں اور ستارہ نام ایسا ہی ہے جیسے بعض لوگ خاص طور پر اپنے تصنیفی نام الگ رکھ لیتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ انہوں نے بھی اپنی بیوی کے نام پر اپنا تصنیفی نام ستارہ رکھا ہوا ہے۔ اور اسی نام پر وہ مضامین لکھتے رہتے ہیں۔ اور برو برو سے میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ مضامین بہائیوں کے خلاف ہیں۔ اور برو برو کی مراد براؤن ہے۔ لیکن حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ چونکہ انگریزی نہیں جانتے۔ اس لئے آپ براؤن کی بجائے برو برو فرماتے ہیں۔ اور میں انہیں جواب میں کہتا ہوں۔ ہاں میں خوب جانتا ہوں۔ گویا اُن کو تو معلوم نہیں کہ ستارہ سے کون شخص مراد ہے مگر میں دل میں کہتا ہوں۔ یہ سید ولی اللہ شاہ صاحب کے مضمون ہیں۔ اور میں رویا میں انکی تصدیق کرتا ہوں۔
اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔ دوسرے اہم مضمون تو اذکری کے ہیں۔ گویا اذکری بھی کوئی شخص ہے۔ جو مضمون لکھتا رہتا ہے۔ جب آپ فرماتے ہیں۔ اذکری بھی ایک شخص ہے جو مضمون لکھتا رہتا ہے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا میں اذکری کو بھی جانتا ہوں۔ اور میں کہتا ہوں۔ ہاں میں اذکری کو بھی خوب جانتا ہوں وہ بھی مضمون لکھتا رہتا ہے۔ اس کے بعد آپ فرماتے ہیں۔ اذکری جو نظام کا ابا ہے۔ رویا میں میرا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ آپ اذکری کو نظام کا ابا کیوں کہتے ہیں۔ صرف اتنا سمجھتا ہوں۔ کہ اس مصنف کو بھی میں یقینی طور پر جانتا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ رویا میں میں نے دیکھا۔ کہ آپ نے یہ تمام باتیں بڑی بے تکلفی سے میرے ساتھ کی ہیں +

رویا کی تعبیر

اس رویا سے پہلی بات تو میں یہ سمجھا ہوں کہ ہمیں بہائیوں کے خلاف لٹریچر تیار کرنا چاہیئے۔ اور اس لٹریچر کی تیاری میں براؤن کی کتابوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور آپؓ نے یہ جو فرمایا۔ کہ اذکری نظام کا ابا ہے۔ اس کی میں نے یہ تعبیر کی۔ کہ نظام کے ابا سے میں ہی مراد ہوں۔ کیونکہ سلسلہ کا ابا خلیفۂ وقت اور امام جماعت ہوتا ہے۔ پس اس نظام سے مراد نظام حیدرآباد نہیں۔ بلکہ نظام جماعت احمدیہ ہے۔ اور اس نظام کا ابا میں ہوں۔ اور اذکری سے مراد ذکر الٰہی کی کثرت ہے۔ مگر رویا میں میں اذکری کو کوئی مصنف ہی سمجھتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا میں بھی اس کے رسالے پڑھتا رہتا ہوں۔ اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ واقعہ میں یہ درست بات ہے کہ اذکری جو نظام کا ابا ہے وہ بہت اچھے مضمون لکھتا رہتا ہے۔ اور میں بھی اس کے مضامین پڑھا کرتا ہوں گویا خواب میں میں ایک طرف تو یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ستیارہ کے مضامین میرے علم میں ہیں اور دوسری طرف

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ اذکری جو نظام کا ابا ہے۔ اس کے مضامین بھی میں پڑھتا رہتا ہوں ؁

ذکر الٰہی کثرت سے کرنا چاہیئے

اذکری نام سے میں یہ سمجھا۔ کہ ہم میں ذکر الٰہی کی کثرت ہونی چاہیئے۔ اور نظام کے ابّا سے مراد چونکہ امام وقت ہے۔ اس لئے رویا میں نظام کے ابّا کا نام اذکری رکھنے سے اس امر کی طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے خود بھی ذکر الٰہی کثرت سے کرنا چاہیئے۔ اور جماعت کو بھی ذکر الٰہی کی طرف توجہ دلانی چاہیئے پس ایک تو ذکر الٰہی کی طرف اس رویاء کے ذریعہ توجہ دلائی گئی ہے۔ دوسرے اس رویا میں بہائیوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔

بہائیوں کی طرف توجہ دلائی گئی

مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں چونکہ قرآن کریم سے بیزاری پائی جاتی ہے۔ اس لئے بہائیوں کا اثر اس قسم کی طبائع پر پڑ رہا ہے۔ پھر اگر بہائیوں کا اور کوئی اثر نہ ہو۔ تب بھی وہ ہماری راہ میں ایک روک ضرور ہیں۔ کیونکہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ بہاء اللہ کا بھی دعوے تھا۔ اور مرزا صاحب کا بھی دعوے تھا۔ ہم بہاء اللہ کو چھوڑ کر مرزا صاحب کو کیوں مانیں۔ میں سمجھتا ہوں بہائیت کے مقابلہ میں ابھی وہ حصہ باقی ہے۔ جس میں وہ احادیث سے استدلال کرتے۔ اور ان کو بہاء اللہ پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں خصوصاً وہ حدیثیں جو شیعوں کی ہیں۔ کیونکہ بہائی عام طور پر شیعہ احادیث سے ہی بہاء اللہ کی صداقت ثابت کرتے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ چونکہ وہ شیعہ احادیث ہیں۔ اس لئے قابل قبول نہیں۔ کیونکہ وہ حدیثیں بہرحال پہلے کی ہیں۔ بعد میں انہوں نے نہیں بنائیں۔ پس یہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ کہ یہ حدیثیں بعد میں بنالی گئی ہیں۔ کیونکہ وہ حدیثیں پہلے کی ہیں۔ اور جب وہ پہلے کی ہیں۔ تو ہمیں ان پر غور کرنا چاہیئے۔ اور ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ وہ احادیث بہاء اللہ پر چسپاں نہیں ہو سکتیں۔ یا فرض کردہ حدیث کے کسی ایک ٹکڑہ سے استدلال کرتے ہوں۔ اور دوسرے ٹکڑہ کو ترک کر دیتے ہوں۔ تو ایسی صورت میں ہمیں ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ جو احادیث پیش کی جاتی ہیں۔ وہ نامکمل ہیں۔ اور اس طرح احادیث سے غلط استنباط کر کے وہ لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔

بہائیوں کا مرکز عکہ نہیں بہجہ ہے

مثلاً عکّہ کے متعلق جو روایات پائی جاتی ہیں۔ بہائی ہمیشہ ان کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ان کا مرکز عکہ میں ہے ہی نہیں بلکہ بہجہ میں ہے۔ اسی وجہ سے دمشق سے واپسی کے وقت جب ہم بہائیوں کا مرکز دیکھنے کے لئے عکہ میں گئے۔ تو ہمیں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔

عکہ میں بہائیوں کی حالت

مجھے یہ شوق تھا۔ کہ میں نے عکہ ضرور دیکھنا ہے۔ چونکہ بیروت سے حیفہ تک اس وقت تک ریل نہیں تھی۔ (معلوم نہیں کہ اب بن گئی ہے یا نہیں) ہمیں دمشق سے آتے ہوئے وہ سفر موٹروں میں کرنا پڑا۔ دو موٹریں ہم نے کرایہ پر لے لیں۔ اور موٹر کرایہ کرتے وقت ہم نے موٹر کمپنی کے ساتھ یہ فیصلہ کر لیا۔ کہ ہم عکہ میں ضرور ٹھہرینگے۔ کیونکہ ہمیں وہاں کام ہے عکہ پہنچ کر ہم جس سے بھی پوچھیں کہ بہائیوں کا مرکز کہاں ہے۔ تو وہ کہے کہ ہم تو نہیں جانتے۔ ہمیں اس پر بڑا تعجب ہوا۔ کہ ہم عکہ میں بھی پہونچ گئے ہیں۔ اور بہائیوں کے مرکز کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ کچھ تکلیف بھی ہوئی۔ کیونکہ رات کا وقت ہو گیا تھا سڑک بھی بہت خراب تھی جس کی وجہ سے موٹریں ہمیں خوب جھٹکے لگے۔ مگر چونکہ خواہش تھی۔ کہ بہائیوں کا مرکز ہم نے ضرور دیکھنا ہے۔ اس لئے رات کے اندھیرے اور سڑک کی خرابی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہم وہاں پہونچے۔ اور ان کے مرکز کی تلاش کرنے لگے۔ مگر ہمیں کہیں نہ ملا۔ آخر ہم تلاش کرتے کرتے شہر کے آخر تک پہونچ گئے۔ وہاں ہمیں ایک آدمی ملا۔ اس سے ہم نے پوچھا تو اس نے بتایا۔ کہ بہائی اس علاقہ میں بہائیت کے نام سے نہیں بلکہ عجمیت کے نام سے مشہور ہیں۔ اور عجمی بہائی بھی عکہ میں نہیں رہتے۔ بلکہ عکہ سے تین چار میل پرے ایک گاؤں ہے۔ جس کا نام منشیہ ہے وہاں رہتے ہیں اور اس علاقہ کا نام جس میں وہ لوگ رہتے ہیں بہجہ ہے۔ چنانچہ ہم موٹروں کو لے کر پھر وہاں پہنچے۔

مرزا محمد علی صاحب سے ملاقات

مرزا محمد علی صاحب سے جو مرزا عباس علی صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں ملے۔ اور ان سے حالات دریافت کئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں نہ کوئی ڈاک کا انتظام ہے۔ نہ کثرت سے مہمان آتے ہیں۔ کبھی کبھار کوئی مہمان آ گیا۔ تو وہ مکان کے ایک گوشہ میں ٹھہر جاتا ہے۔ ورنہ عام طور پر لوگ تماشہ کے طور پر آتے ہیں جو ایک دو گھنٹہ ٹھہر کر چلے جاتے ہیں۔ تو کئی قسم کی غلط بیانیاں ہیں جو بہائیوں کی طرف سے کی جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں بالکل ممکن ہے جو حدیثیں ان کی طرف سے پیش کی جاتی ہوں۔ وہ بھی بہت حد تک بگاڑ کر پیش کی جاتی ہوں۔

بہائیوں کے لٹریچر کی طرف توجہ کی جائے

قریباً بیس سال کا عرصہ گزرا۔ جب میں نے ان کی کتابیں پڑھی تھیں۔ اور چونکہ اس پر بہت مدت گزر چکی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اب پھر ان کے لٹریچر کی طرف توجہ کی جائے۔ ممکن ہے وہ حدیثوں کے بعض ٹکڑے بگاڑ کر پیش کرتے ہوں۔ یا استدلال میں کسی دھوکا سے کام لیتے ہوں۔ بہرحال ان حدیثوں کی طرف ہمیں توجہ کرنی چاہیئے۔ رنگون میں ایک دفعہ ایک کتاب شائع ہوئی تھی۔ جس میں احادیث کی رو سے بہائیت پر بحث کی گئی تھی اور بتایا گیا تھا۔ کہ جہاں تک بہاء اللہ کے دعوے کا تعلق ہے۔ اس کی احادیث سے کہاں تک تائید ہوتی ہے۔ میری لائبریری میں یہ کتاب اس وقت موجود نہیں شاید کہیں گم ہو گئی ہے۔ برما سے یہ کتاب شائع ہوئی تھی۔ اور اس میں زیادہ تر احادیث سے ہی استدلال کیا گیا تھا ؁

پس ایک تو بہائیت کی تردید کے لئے ان احادیث پر بحث کرنی چاہیئے۔ جن کو عام طور پر بہائی اپنی تائید میں پیش کیا کرتے ہیں ؁

بہائی لٹریچر اور مبلغین

دوسرے ہمارے مبلغوں میں کثرت کے ساتھ ایسے لوگ ہونے چاہئیں۔ جن کو بہائی لٹریچر سے واقفیت ہو۔ اس وقت میرے سوا یا تو مولوی فضل دین صاحب وکیل کو بہائی لٹریچر کی واقفیت ہے۔ یا مولوی ابو العطاء صاحب کو اور یا پھر ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم بہائی لٹریچر اپنے مطالعہ میں رکھا کرتے تھے۔ اور ان کو اس کی واقفیت تھی۔ باقی مبلغوں کے اندر اس قسم کا شوق نہیں پایا جاتا۔ حالانکہ ان کو بھی بہائی مذہب کی پوری واقفیت ہونی چاہیئے۔

بہائی مرکز کے تازہ حالات

پھر مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین کی معرفت بہائیوں کے مرکز کے تازہ حالات بھی منگوانے چاہئیں۔ جب ہم وہاں گئے تھے۔ اس وقت ان کی نہایت ہی ادنیٰ حالت تھی۔ یہاں تک کہ جب ہم نے بہائیوں کے بڑے بڑے لوگوں سے حالات دریافت کئے۔ تو انہوں نے بھی نہایت مایوس کن حالات بتائے۔ حالانکہ امریکہ میں بہائیت کے متعلق جو کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ ان میں یہ ذکر ہوتا ہے۔ کہ بہائیوں کے مرکز میں ایک بڑا بھاری سکول ہے۔ اور تعلیمی طور پر یہ لوگ بڑی ترقی کر رہے ہیں۔ ہمارے یہاں قادیان میں پانچ چھ سکول ہیں۔ بلکہ اب تو تعلیم الاسلام کالج بھی کھل گیا ہے۔ اور دینیات کالج بھی موجود ہے۔ مگر باوجود اس کے ہماری طرف سے اس بات پر کبھی خاص زور نہیں دیا جاتا۔ کہ ہم نے تعلیم کو بڑی اہمیت دی ہوئی ہے۔ اور اس قدر سکول اور کالج ہم نے کھول رکھے ہیں۔ حالانکہ یہاں مختلف سکولوں میں تین ہزار کے قریب لڑکے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ چودہ پندرہ سو مدرسہ بنات میں ہی ہیں۔

زنانہ سکول میں بھی چھ سات سو لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ دو ہزار تو یہی بن جاتے ہیں۔ پھر مدرسہ احمدیہ ہے جامعہ احمدیہ ہے۔ متفرق کلاسنر ہیں۔ اگر ان سب تعلیمی اداروں کو شامل کر لیا جائے۔ تو تین ہزار کے قریب ان لڑکوں کی تعداد بن جاتی ہے جو قادیان میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ لیکن ہماری طرف سے کبھی زور نہیں دیا جاتا۔ کہ ہم تعلیم کی طرف اس قدر توجہ رکھتے ہیں۔ مگر بہائیوں کی یہ حالت ہے۔ کہ ان کی طرف سے جو کتابیں مختلف ممالک میں شائع کروائی جاتی رہی ہیں۔ ان میں خاص طور پر یہ ذکر ہوتا ہے۔ کہ بہائی تعلیم پر خاص زور دیتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان میں بہت بڑی تنظیم اور بہت بڑی توجہ پائی جاتی ہے۔ مگر جب ہم نے وہاں پہونچ کر دریافت کیا۔ کہ کیا بہائیوں کا یہاں کوئی کالج یا مدرسہ ہے۔ تو ہمیں پتہ لگا۔ کہ وہاں ان کا صرف ایک لوئر پرائمری سکول ہے۔ مگر پروپیگنڈا اس قدر کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ کی کتابوں میں یہ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ بہائیوں کو تعلیم سے بڑی دلچسپی ہے۔ اور اس غرض کے لئے انہوں نے مرکز میں ایک بڑا بھاری سکول کھولا ہوا ہے*

بہائیوں کی تعداد

پھر ہمیں شوق پیدا ہوا۔ کہ ہم بہائیوں کی تعداد معلوم کریں۔ ہم سمجھتے تھے۔ کہ اس علاقہ میں چالیس پچاس ہزار تک ان کی تعداد ضرور ہوگی۔ کیونکہ بہائیوں کی طرف سے یہ کہا جاتا تھا۔ کہ عکہ اور اس کے ارد گرد میں کثرت سے لوگ بہاء اللہ پر ایمان لائے ہیں۔ مگر جب ہم نے تعداد دریافت کی۔ تو پہلے تو یہ کہا گیا۔ کہ ہزاروں ہیں۔ مگر جب ہم نے کہا کہ وہ ہزاروں ہیں کہاں۔ تو وہ سینکڑوں پر آ گئے۔ اور جب سینکڑوں کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کے سیکرٹری نے کہا کہ اس علاقہ میں صرف تین سو بہائی ہیں۔ مگر جب ہم نے کہا۔ کہ وہ تین سو ہی دکھائیں۔ تو انہوں نے کہا اس علاقہ میں کل ستر اسی بہائی ہیں۔ گویا وہ جنہیں ہزاروں کہا جاتا تھا۔ آخر میں ستر اسی نکلے*

مجاوروں کی سی حالت

مرکز میں ان لوگوں کی کیفیت بالکل مجاوروں والی نظر آئی۔ جب کوئی شخص وہاں جاتا ہے۔ تو یہ لوگ اسے بہاء اللہ کی قبر پر لے جاتے ہیں۔ سجدہ کراتے ہیں۔ اور پھر تبرک کے طور پر انگور وغیرہ دے دیتے ہیں۔ گویا نبی چھوڑ کر کسی بڑے ولی کی قبر پر بھی مشرکانہ نظارہ نظر نہیں آتا۔ جو وہاں نظر آتا ہے۔ پرانے زمانہ کے فقیر جو مر گئے ہیں۔ ان کی قبروں پر بے شک یہ نظارہ ہوتا ہے۔ مگر اور کسی جگہ ایسی مشرکانہ باتیں دیکھنے میں نہیں آتیں*

تبرک کی پیشکش

پھر جب ہم ریل پر سوار ہونے کے لئے سٹیشن پر پہونچے۔ تو شوقی آفندی کے والد مجھ سے ملنے کے لئے آئے اور کہنے لگے۔ ہمارے مکان پر چلئے۔ اور کچھ تبرک لے لیجئے۔ میں نے کہا ہم تو بہاء اللہ کو مانتے ہی نہیں۔ ہم تو ان کو ان کے دعوے میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔ تبرک ہم نے کیا کرنا ہے۔ (میرے اس بیان کو دوسرے بیان کے خلاف نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ میں بہاء اللہ کو مفتری نہیں سمجھتا۔ کیونکہ مفتری اور جھوٹے میں فرق ہے۔ ایک شخص جو کسی غلط عقیدہ یا طبعی میلان یا دماغی خرابی کی وجہ سے ایک خلاف عقل غلط عقیدہ پر قائم ہو۔ وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ضرور ہے۔ مگر مفتری علی اللہ اس وقت تک نہیں۔ جب تک کہ وہ یہ جانتے ہوئے کہ میں خدا تعالےٰ پر جھوٹ باندھ رہا ہوں۔ خدا تعالےٰ کی طرف کوئی بات منسوب نہ کرے۔) اس سے پہلے مولوی عبد الرحیم صاحب درد۔ میاں شریف احمد صاحب اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب شوقی آفندی کے مکان پر ان کی حالت دیکھنے کے لئے جا چکے تھے۔ آتے وقت انہوں نے تحفہ کے طور پر بہاء اللہ کے مقبرہ کے انگوروں کا ایک خوشہ ان کو دے دیا تھا۔ جو انہوں نے لے لیا۔ مجھے جب اس بات کا علم ہوا۔ تو میں ان پر ناراض ہوا۔ کہ آپ لوگوں نے انگور کا یہ خوشہ کیوں لیا۔ آپ کو تو پھینک دینا چاہیئے تھا۔ وہ کہنے لگے۔ انہوں نے اصرار کیا تھا۔ کہ یہ انگور کا خوشہ ضرور لے لیں۔ میں نے کہا جب وہ شرک پر اصرار کرتے تھے۔ تو آپ شرک کرنے پر کیوں تیار ہو گئے۔ آپ کو تو چاہیئے تھا کہ اس کے لینے سے انکار کر دیتے*

جھوٹ بولنے والے صداقت کی کیا اشاعت کرینگے

میں سمجھتا ہوں جو شخص بہائیت کا معتقد ہو۔ اور قلیس وغیرہ کی کتابیں پڑھ کر یہ سمجھتا ہو۔ کہ بہائیت ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ اسے عکہ بھجہ اور حیفہ میں لے جانا چاہیئے۔ اور پھر بہائیوں کی حالت دکھا کر اسے بتانا چاہیئے۔ کہ یہ لوگ کس قدر جھوٹ سے کام لے رہے ہیں۔ جو لوگ اس قدر جھوٹ بولنے والے ہیں ان سے یہ کیا توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ دنیا میں ہدایت پھیلائیں گے۔ اور لوگوں کے لئے امن اور آرام کا موجب ہوں گے۔

تحقیقات کا طریق

پس تحقیقات کا ایک طریق تو یہ ہے۔ کہ چودھری محمد شریف صاحب کو لکھا جائے۔ کہ وہ پتہ لگا کر ہمیں لکھیں۔ کہ اب بہائیوں کی کیا حالت ہے۔ اسی طرح بھجہ وغیرہ کے حالات وقتاً فوقتاً منگواتے رہنا چاہیئے اور پھر ہر چوتھے پانچویں مہینے ان حالات کو شائع کر دینا چاہیئے۔ کہ آجکل بہائیوں کی یہ حالت ہے۔ اسی طرح شوقی آفندی کے حالات کا اگر حیفہ سے پتہ لگ جائے۔ تو ان حالات کا بھی علم ہونا چاہیئے۔ وہ کیسے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا دفتر کیسا ہے۔ ان کے سیکرٹری کتنے ہیں۔ انہوں نے کون کون سے محکمے جاری کئے ہوئے ہیں۔ دنیا میں اپنی تعلیم کی اشاعت کے لئے وہ کیا کیا تدابیر اختیار کر رہے ہیں۔ اسی طرح بیت المال کے متعلق یہ پتہ لگایا جائے۔ کہ وہ روپیہ کس طرح خرچ کرتے ہیں۔ آیا اسی طرح روپیہ کھا جاتے ہیں۔ جس طرح مجاور کھا لیتے ہیں یا اس کا باقاعدہ حساب رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لوگ اعتراض کیا کرتے تھے۔ اور مجھ پر بھی مالی معاملات میں بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن ہم ہمیشہ انہیں کہا کرتے ہیں۔ کہ وہ آئیں۔ اور ایک ایک پائی کا حساب دیکھ لیں۔ سلسلہ کا سارا روپیہ سلسلہ کے نمائندوں کے ذریعہ ہی خرچ ہوتا ہے۔ اور ایک ایک پیسے کا حساب رکھا جاتا ہے۔ پس اس بات کا پتہ لگانا بھی ضروری ہے۔ کہ بیت المال کا انہوں نے کیا انتظام رکھا ہوا ہے۔ اسی طرح امریکن مشنری کے ذریعہ امریکہ کے حالات منگوانے چاہئیں۔ کہ وہاں اب بہائیوں کی کیا حالت ہے۔ اور پھر اس کے بعد بہائیوں کو چیلنج دینا چاہیئے۔ کہ تمہارے یہ حالات ہیں یا تو تم یہ کہو کہ یہ حالات درست نہیں۔ اور یا پھر تمہیں تسلیم کرنا چاہیئے۔ کہ تم جو کچھ کر رہے ہو محض ٹھگ بازی ہے۔ ایمان کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

ذکر الٰہی پر زور دیا جائے

دوسرے ہمیں ذکر الٰہی پر خاص طور پر زور دینا چاہیئے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا خواب میں یہ فرمانا کہ ذکری نظام کا آتا ہے اس کے معنے درحقیقت یہی ہیں۔ کہ نظام سلسلہ کی کامیابی ذکر الٰہی سے وابستہ ہے کیونکہ اللہ ہی ہے جو افراد جماعت کو اخلاقی اور روحانی ترقی دیتا۔ اور ان کے اخلاص میں اضافہ کرتا ہے۔ جو نظام سلسلہ کی مضبوطی کے لئے ایک بنیادی چیز ہے اور یہ اخلاقی اور روحانی ترقی اور اخلاص و محبت میں زیادتی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب لوگ ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی ساری عمر اس میں صرف کر دیں*

مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں دردمندانہ اپیل

عرصہ ایک ماہ سے زائد ہو گیا ہے بندہ نے ایک پُر درد عریضہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کے نام ارسال کیا تھا۔ اس پر سرخی یہ لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود فرما گئے ہیں "ضروری ہے کہ مرکز اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس کو برکت دی ہے"۔ اور آگے دردمندانہ طریقہ سے مولوی صاحب موصوف سے عرض کیا تھا۔ کہ آپ جلد حضرت مصلح موعود کی بیعت کر لیں۔ کیونکہ آپ عرصہ سے کہتے تھے کہ میاں صاحب خود دعوے کیوں نہیں کرتے۔ اب خلیفہ دعوے ہو گیا۔ بے شمار دلائل دیئے گئے ہیں خدا کی فعلی شہادت نے سچائی ثابت کر دی لیکن

نبوت سے بڑھکر درجہ کا دعویٰ اور مباہلہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

سوال ۱:- کیا نبوت سے بڑھکر بھی انسان کے لئے کوئی درجہ قرآن نے تسلیم کیا ہے۔ جس پر کوئی فائز ہو سکے؟

جواب:- اگر سوال پوچھنے والا قرآن کو آخری شریعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتا ہے۔ تو اس کیلئے یہ جواب ہے۔ کہ قرآن نے تو نبی رسول سے بڑھکر کوئی درجہ کسی انسان کے لئے تجویز نہیں کیا۔ نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں کسی ایسے درجہ کا ذکر ہے اگر کوئی ہے تو پیش کیا جائے۔ البتہ سورۂ فاتحہ میں انعمت علیہم کے آگے دو مقام جھوٹے مدعیوں کے لئے لکھے ہیں یعنی مغضوب علیہم اور ضالین۔ پس نبوت کے آگے جو درجے ہوں گے وہ یہی ہیں۔

مغضوب علیہم تو خدائی کے مدعی ہیں۔ اور ضالین خدا کا بیٹا ہونے کے پس نبوت کے انعام کے بعد جو شخص اس سے بلند و بالا درجے کا قائل ہے۔ وہ انہی دو فریق میں سے ہو سکتا ہے۔ بہاء اللہ ایسے ہی حلول کا مدعی تھا سناتنی ہندو بھی اسی کفر کے قائل ہیں۔ اور عیسائی مسیح ناصری کو دوسری قسم کا حقدار سمجھتے ہیں۔

سوال ۲: کسی مدعی کے لئے مباہلہ کی کیا شرائط ہیں؟

جواب:- یہ ہے۔ کہ وہ مباہلہ سے پہلے دنیا کے سامنے اپنا پیغام کھلے الفاظ میں پیش کرے۔ اور شائع کرے۔ اس پر عقلی و نقلی دلائل دے۔ اس کی تائید میں خدا کا کلام اپنی اہلیت۔ کرامات و معجزات۔ بینات و نشانات یعنی غیب کی خبریں اور نصرت الٰہی بہ تفصیل شائع کرے تاکہ اتمام حجت ہو۔ زبانی تقریروں سے لوگوں کو خوب سمجھائے۔ پبلک لیکچر دے۔ پھر جب ایک زمانہ اس پر گذر جائے۔ اور مخالفت بشدت ہو جائے۔ تو صرف ائمۃ الکفر کو مباہلہ کا چیلنج دے۔ اور جب وہ مقابلہ پر آئیں۔ تو اپنے ہمراہ ایک جماعت جس میں وہ خود اور اس کے رشتہ دار اور اہل جماعت بھی ہوں ہمراہ لائے۔ اور مجلس مباہلہ میں اپنے دعوے کو کھول کر بیان کرے۔ اس پر دلائل و بینات پیش کرے۔ اس کے بعد اگر مخالف پھر بھی انکار کریں۔ تو مباہلہ ہو سکتا ہے۔ جاہل لوگ تو ذرا ذرا سی بات پر مباہلہ کو کھیل بنا لیتے ہیں۔ زید نے بکر سے کہا۔ کہ میں نے تم کو ایک دن دو آنہ دئے تھے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ نہیں ایک آنہ دیا تھا۔ جھٹ زید کو غصہ آجاتا ہے۔ اور وہ مباہلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کسی مامور نے بھی اس طرح کا مباہلہ نہیں کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوئی نبوت کے برسوں بعد مدینہ میں مباہلہ کا چیلنج نجران کے عیسائیوں کو دیا۔ اور اسی طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قدم تھا۔ ورنہ مباہلہ جیسا امر ایک تمسخر بن جاتا ہے۔

سوال ۳:- کیا خدا انسان میں حلول کر سکتا ہے؟

جواب:- خدا تو ہر جگہ موجود ہے۔ اگر اس سے صرف تعلق اور قرب مراد ہے۔ تو یہ عام استعارہ ہے۔ لیکن عرفاً حلول سے مراد یہ لیا جاتا ہے کہ خود خدا کسی کے اندر داخل ہو گیا ہے۔ گویا کہ وہ ایک ایسی محدود چیز ہے۔ جو کسی انسان کے اندر داخل ہو جایا کرتا ہے۔ ہندو بت پرست اس قسم کے حلول کے قائل ہیں۔ مسلمان نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وحدت وجود اور حلول دونوں سے انکار کیا ہے (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۶) البتہ مشرک اپنے بتوں اور بزرگوں میں خدا کے حلول کے قائل ہیں۔ اور یہی وجہ اس قوم کے شرک کی ہے جو خدا کے نزدیک ناقابل معافی گناہ ہے۔

انسپکٹران بیت المال کی ضرورت

پنجاب اور یو پی کے لئے دو انسپکٹروں کی ضرورت ہے۔ ایسے آدمی اگر مولوی فاضل یا کم از کم میٹرک پاس ہوں تو انہیں ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ کا گریڈ ۲۰ - ۱ - ۲۵ اور جنگ الاؤنس ۸ روپے ۸ آنے اس کے علاوہ ہوگا۔ سفر معائنہ میں سفر خرچ مندرجہ ذیل شرح پر ہوگا۔ ریلوے - لاری - پیدل ٹانگہ وغیرہ۔ قیام [illegible]

مخلوط تعلیم ملک و قوم کیلئے مہلک ثابت ہو رہی ہے

عالمگیر اور الٰہی مذہب کی ایک علامت یہ ہے۔ کہ اس کی تعلیم ہمیشہ مفید ثابت ہوتی ہے۔ دنیا ٹھوکریں کھانے کے بعد آخر اسی تعلیم کو قبول کرنے پر مجبور ہوتی ہے۔ اسلام نے انسانی فطرت کے عین مطابق مردوں اور عورتوں میں آزادانہ خلا ملا سے منع فرمایا ہے۔ معاندین اسلام اس پابندی پر اعتراض کرتے ہوئے مدارس اور کالجوں میں مخلوط تعلیم جاری کر کے جھوٹی اور غلط مساوات قائم کرنے کا ادعا کرتے رہے۔ لیکن حق حق ہی ہے۔ کافی تجربہ کے بعد مختلف اقوام و ممالک مخلوط تعلیم کے طریق کو قوم و ملک کے لئے بھی مہلک تسلیم کرنے لگی ہیں۔ اسلام اپنی دائمی صداقتوں کے منوانے کے لئے زید و بکر کے قول کا محتاج نہیں۔ لیکن جب کوئی غیر مسلم اسلامی اصول کی برتری کا قولاً و عملاً اقرار کرتا ہے۔ تو دوسرے غیر مسلم اصحاب کے لئے موقعہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بھی غیر متعصبانہ طور پر اسلام کی بیان کردہ تعلیم پر غور کریں۔ چنانچہ اسی بنا پر ذیل میں سکھوں کے اخبار "اجیت" لاہور کا ایک ایڈیٹوریل نوٹ درج کرتے ہیں۔ جو "مخلوط تعلیم" کے زیر عنوان شائع کیا گیا ہے۔ لکھا ہے:

"لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے بارے میں سویٹ روس یورپ کے دوسرے ملکوں سے بازی لے گیا تھا۔ لیکن ایک چوتھائی صدی کے تجربوں کے بعد سویٹ روس کے تعلیمی افسروں کو اس امر کا پوری طرح سے احساس ہو گیا ہے۔ کہ لڑکوں اور لڑکیوں کی مخلوط تعلیم سے نہ تو لڑکوں میں مردانہ اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ اور نہ لڑکیوں میں اچھی مائیں بننے کی صلاحیت باقی رہ جاتی ہے۔ ہندوستان پچھلے چند سالوں سے مخلوط تعلیم کے تجربات کر رہا ہے۔ کیا ایک ملک دوسرے ملک کے تجربوں سے فائدہ اٹھانا کافی نہیں سمجھتا؟ روس نے اب اپنے سکولوں اور کالجوں میں سے مخلوط تعلیم اڑا دی ہے۔"

(اجیت ۸ مئی ۱۹۴۴ء)

یہ اس ملک کا حال ہے جہاں اخلاق اور روحانیت کو وہ مرتبہ حاصل نہیں۔ جو اہل مذاہب کے نزدیک بالخصوص اسلام کے نزدیک ہے۔ سکھ اخبار کا مخلوط تعلیم کے خلاف آواز بلند کرنا یقیناً قابل قدر ہے۔ ملک و قوم کے بہی خواہوں کا فرض ہے۔ کہ وطن کی آئندہ نسل کو شدید خطرہ سے بچانے کے لئے مخلوط تعلیم کی مذمت کریں۔ ہمیں ان لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ جو اسلام ایسے مکمل مذہب کے ماننے والے اور اس کے پردہ کے پُر حکمت قانون کو جاننے والے ہو کر مخلوط تعلیم کے حامی بنتے ہیں۔ درآنحالیکہ غیر مسلم قومیں اور ممالک اس خطرناک اقدام سے تائب ہو رہی ہیں۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

جذبات محبت

(از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر)

پھر اختر نعرہ زن ہے مجمع یاران ملت میں
تعالیٰ اللہ، پھر جوش آگیا، بحر طبیعت میں

محبت ہے مجھے فضل عمر سے ہاں محبت ہے
محبت کیوں نہ ہو جب روح قربان صداقت ہے

وہ فرزند مسیح پاک ہیں مقبول باری ہیں
زمانے میں انہیں سے چشمہائے فیض جاری ہیں

وہ مظہر وحی حق کے ہیں وہ مخزن علم و حکمت کے
وہی ہیں اب علمبردار امانت کے صداقت کے

مجھے اُن سے عقیدت ہے عقیدت ہے عقیدت ہے
محبت ہے، محبت ہے، محبت ہے محبت ہے

محبت ہی محبت ہے یہ طرز گفتگو کیا ہے
ارے تیری محبت کیا ہے اختر اور تو کیا ہے

سُن! اے ناداں محبت ایسا نازک آبگینہ ہے
کہ جس کے حق میں آہنگ گراں بھی بے قرینہ ہے

تو آئین محبت سیکھنے کے شوق میں کھو جا
ادب کے ساتھ بہ مطلع سنا کر دم بخود ہو جا

جنہیں ہو عشق صادق وہ کہاں فریاد کرتے ہیں
لبوں پر مُہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں

جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا تبلیغی جلسہ

۱۵ ماہ احسان کو جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا تبلیغی جلسہ ۱۲ بجے زیر صدارت مولوی عبدالرحمن صاحب جٹ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ منعقد ہوا۔ ابتدا میں طلباء جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ نے تقاریر کیں۔ ازاں بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور مولوی شریف احمد صاحب مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی عبدالاحد صاحب اور مولوی محمد حفیظ صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام۔ وفات مسیح ناصریؑ۔ ختم نبوت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے عقیدہ ناسخ و منسوخ پر تقریر کی۔ جلسہ ۵ بجے دعا پر برخاست ہوا۔ جلسہ گاہ میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئی۔ جلسہ میں ڈیریوالہ۔ فیض اللہ چک۔ ہبل چک۔ تھہ غلام نبی۔ کوٹلہ ٹھمرا۔ پیرو شاہ۔ ہرسیاں۔ کھوکھر۔ دیال گڑھ۔ سیکھواں کی احمدی جماعتیں شامل ہوئیں۔ اور علاقہ کے غیر احمدیوں نے بھی ہماری تقاریر کو غور سے سُنا ؛ دل محمد نائب نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ۔

طغلوالہ میں جلسہ

جماعت احمدیہ کا تبلیغی جلسہ ۲۹ ماہ جون بروز جمعرات موضع طغلوالہ میں زیر صدارت جناب چوہدری ... محمد صاحب سیال ایم۔ اے منعقد ہوگا۔ اردگرد کی جماعتیں شامل ہو کر علمائے کرام کی تقاریر سے مستفید ہوں ؛

خاکسار دل محمد نائب انچارج مقامی تبلیغ

اعلان معافی

چوہدری محمد شفیع صاحب دارالرحمت قادیان کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ دارالقضاء اور بیوہ چوہدری صادق علی ریٹائرڈ تحصیلدار مرحوم دارالرحمت قادیان کے خلاف سرکاری عدالت میں جانے والوں کا مختار بننے کی بناء پر اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب اُن کی طرف سے بار بار درخواست معافی آنے پر حضور نے ان کے والد چوہدری غلام حسین صاحب ساکن قادر آباد ضلع سیالکوٹ کی ضمانت پر کہ آئندہ ان کا لڑکا ایسا فعل نہیں کرے گا۔ ازراہِ مہربانی معاف فرما دیا ہے۔

ناظر امور عامہ

میٹرک پاس طلباء کے لئے نادر موقعہ

لاہور Food purchases کے محکمے میں بہت اسامیاں نکلنے والی ہیں کم سے کم قابلیت میٹریکولیشن ہو۔ تنخواہ 80-½2-60 روپے مہنگائی الاؤنس -/11 روپے اور تین روپے لاہور الاؤنس اور -/5 روپے دو عارضی ترقیاں ملیں گی۔ گویا نئے آدمی کو -/59 روپے ملیں گے اگر ایسے دوست جو منڈیوں میں Business کا کام جانتے ہوں۔ اور میٹریکولیٹ ہوں وہ بھی درخواستیں برائے اسامیاں Business Assistant. جانی چاہئیں تنخواہ 100 — 160 روپے تک ہوگی۔ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجی جائیں۔

To The Director food Purchases
P6 civil Secretariat Lahore

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۶ر جون - جرمن نارمنڈی کے علاقہ میں سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر ان کو معلوم ہو رہا ہے کہ ان کے لئے خطرہ لحظہ بلحظہ بڑھتا جا رہا ہے۔ ہمارے مورچہ کے کسی علاقہ کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ایک مقام پر ہماری فوجیں کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ دشمن نے انہیں روکنے کی بیحد کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ دشمن کے جوابی حملے روک دئے گئے۔ ہماری طاقت اس مورچہ پر بڑھتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ر جون - شیربورگ سے خبر آئی ہے کہ کرسٹان سے ڈیڑھ میل آگے ہماری فوجیں بڑھ گئی ہیں۔

لنڈن ۱۶ر جون - اتحادی ہوائی جہاز میدانی فوجوں کو مدد دے رہے ہیں۔ اور دشمن کے رسد اور کمک کے رستوں پر حملے کر رہے ہیں۔ کل تین سو بمباروں نے حملہ کیا۔ اور کئی ہزار ٹن بم گرائے۔ بھاری بمبار جہازوں نے شمالی فرانس پر حملہ کیا۔

واشنگٹن ۱۶ر جون - امریکن ہوائی جہازوں نے کل ٹوکیو پر جو حملہ کیا۔ اس کے متعلق یہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ اب امریکن جہاز جاپان کے ہر حصہ پر حملہ کر سکتے ہیں۔

واشنگٹن ۱۶ر جون - جاپان کے ایک مقام یواٹا میں فولاد کے کارخانوں پر امریکن جہازوں نے بمباری کی کل ٹوکیو پر جو حملہ کیا گیا۔ اس کے متعلق ابھی تک سرکاری طور پر نہیں بتایا گیا کہ کس قدر نقصان ہوا۔ مگر کہا جاتا ہے کہ بمباری سے سخت تباہی مچ گئی۔ امریکن جہازوں کو بہت کم نقصان پہنچا کیونکہ وہ بہت اونچے اڑ رہے تھے۔

واشنگٹن ۱۶ر جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ جاپان کے ایک جزیرے سائی پان میں امریکن فوجیں اتر گئی ہیں۔ اور سمندری کنارے پر مورچے بنا کر اندر کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

کانڈی ۱۶ر جون - کوہیما میں موسم کی خرابی کے باوجود سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ہماری فوجوں نے مودیما پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۱۷ر جون - اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر ایمری وزیر ہند نے سر ریجنلڈ میکسویل کو جو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ہوم ممبر تھے۔ اپنا مشیر مقرر کیا ہے۔

لنڈن ۱۶ر جون - جنرل آئسن ہوور نے سمندری محاذ کے مغربی کنارے کا دورہ کیا۔ اور جنرل منٹگمری اور دوسرے افسروں سے بات چیت کی۔ تین سو بمباروں نے جو حملہ بولون پر کیا۔ اس میں بارہ ہزار پونڈ وزن کے بم گرائے۔ فرانس کے محاذ پر اتحادی طاقت ہر آن بڑھتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ر جون - اٹلی میں اتحادی فوجیں سارے محاذ کے ساتھ ساتھ آگے بڑھ رہی ہیں۔ ایڈریاٹک کے علاقہ میں تیزی سے پیچھے ہٹتے ہوئے دشمن کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ وسطی محاذ پر آٹھویں فوج لوہے و فولاد کے بہت بڑے مرکز ٹرنی کو سر کرنے کے بعد ۲۵ میل اور آگے نکل گئی ہے۔

ماسکو ۱۶ر جون - روسی ٹینک اور پیدل دستے ان رستوں پر بڑھ رہے ہیں۔ جو سیدھے مینر ہیم لائن کو جاتے ہیں۔ اس وقت روسی فوجیں فاکن ئے کریمیا کے سب چوڑے علاقہ میں بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ر جون - اپریل سنہ ۱۹۴۲ء میں ٹوکیو پر امریکن بمباروں نے جو حملہ کیا۔ وہ طیارہ بردار جہازوں سے کیا گیا تھا۔ مگر کل کا حملہ پہلا حملہ تھا۔ جو زمین سے اڑ کر کیا گیا۔ یہ حملہ جن بمباروں نے کیا۔ اُن میں چار چار انجن ہیں۔ ہر انجن دو ہزار گھوڑے کی طاقت کا ہے۔ یہ بمبار ۵۰ سے ۶۰ ٹن تک بم لے جا سکتا ہے۔ ان میں مشین گنیں اور توپیں بھی لگی ہوئی ہیں۔ آزاد چین کے اڈوں سے اڑ کر یہ بمبار جاپان پر حملے کر سکتے ہیں۔ ایسے بمبار عنقریب امریکن کارخانوں میں بہت بڑی تعداد میں بننے لگیں گے۔ اور پھر جاپان پر بھی اسی زور کے ہوائی حملے کئے جا سکیں گے۔ جیسے جرمنی پر کئے جاتے ہیں۔ حملہ آور بمباروں کو بہت تھوڑا نقصان پہنچا۔ کیونکہ وہ بہت اونچے اڑ رہے تھے۔

دہلی ۱۶ر جون - آسام کے محاذ پر بشن پور کے علاقہ میں سخت بارش اور سیلاب کی وجہ سے فوجی کارروائیوں میں رکاوٹ رہی۔ گورنر آسام نے کوہیما کے شہر کا معائنہ کیا شہر کی تسخیر کے بعد لوگ اپنے ٹوٹے پھوٹے گھروں کو واپس لوٹ رہے ہیں۔ گورنر آسام نے شہر کے ہر حصہ کو دیکھا جو تباہ ہو چکا ہے۔

نیویارک ۱۷ر جون - امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ کو ہندوستان کی آزادی کی حمایت کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۱۷ر جون - فرانس میں اتحادیوں کا ساحلی محاذ ۸۰ میل لمبا ہو گیا ہے اور ۷۰۰ مربع میل رقبہ پر قابض ہو چکے ہیں۔

امپھال محاذ ۱۷ر جون - جاپانی فوجیں دیماپور امپھال روڈ کے ساتھ ساتھ شمال اور جنوب کی طرف پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ امپھال سے بڑھنے والی فوج نے نمایاں پیشقدمی کی۔ اور کئی پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ ان میں دو اہم پہاڑیاں مولوم اور ایورسٹ بھی ہیں۔

الجیرس ۱۷ر جون - اٹلی کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ دو شہروں نارنی اور بنیواجیو پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ امریکن دستوں نے جھیل بوسینا کے مشرقی کنارے پر واقعہ شہر لاٹیرا پر قبضہ کر لیا ہے اور آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ جرمنوں نے اطلاع دی ہے کہ پانچویں فوج نے اٹلی کے مغربی حصہ میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ امریکن فوجوں نے خوفناک لڑائی کے بعد جھیل بوسینا کے مشرقی ساحل پر جرمن مورچے کئی مقامات پر توڑ دیئے اور جرمن فوجیں کئی میل پیچھے ہٹ گئیں۔

لنڈن ۱۷ر جون - کل ملک معظم نے نارمنڈی کی لڑائی کا معائنہ کیا۔ آپ ایک برطانی کروزر کے ذریعہ وہاں گئے اور کروزر کے پل سے دیکھا۔ کہ نارمنڈی میں لڑنے والی فوجوں کے لئے سامان لانے والے جہازوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ جنرل منٹگمری نے آپ کا استقبال کیا۔ اور اگلے ہیڈ کوارٹر میں لے گئے۔ جہاں کھلے میدان میں ملک معظم نے سپاہیوں اور افسروں کو بہادری کے تمغے دیئے۔ پھر واپس انگلستان پہنچ گئے۔

لنڈن ۱۷ر جون - شیربورگ کے جزیرہ نما میں امریکن دستے کچھ اور آگے بڑھ گئے ہیں۔ اور سان سیویر شہر میں داخل ہو گئے ہیں۔ کچھ اور امریکن فوجیں رگنیز گاؤں میں داخل ہو چکی ہیں۔ مشرقی حصے میں ایک قصبہ پر دوبارہ قبضہ کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۷ر جون - جرمنوں نے اپنا خاص ہتھیار بغیر ہواباز کے اڑنے والے ہوائی جہاز استعمال کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ کل ایسے بہت سے جہاز جو پھٹنے بھی نہ پائے تھے کہ برباد کر دیئے گئے۔ ان کو ریڈیو سے سگنل دیا جاتا ہے۔ اور دو سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتے ہیں۔ ان کے بم نشانوں پر نہیں گرتے۔

لنڈن ۱۷ر جون - اٹلی میں پانچویں فوج کاروچیٹو شہر میں داخل ہو گئی ہے جو روم سے نوے میل دور ہے۔

واشنگٹن ۱۷ر جون - امریکن وزیر خزانہ نے انکشاف کیا ہے کہ ایک خاص معاہدہ کے ماتحت یہ طے پایا ہے کہ امریکہ حکومت ہند کو پٹہ اور ادھار کے قانون کے ماتحت ۱۰ کروڑ اونس چاندی دے۔ اس سے ہندوستانی سکے بنائے جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۷ر جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت ہند نے ڈاکٹر سر پر